مدرسہ اور کتب خانہ کا انتظام کیا ہے۔ اور سُنّی علاقوں کے سکول و کالجوں میں زیادہ تر شیعہ اساتذہ کا تقرر کیا جاتا ہے اور جہاں بھی کوئی ایک سُنّی سکول ٹیچر ہوگا اس کو بھی یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ دین و مذہب سے متعلق کچھ باتیں کہہ سکے۔ اور اگر یہ پتہ چل جائے کہ کوئی سُنّی ملازم یا ٹیچر مذہبی ذہنیت رکھتا ہے فی الفور اس کو ملازمت سے نکال دیتے ہیں۔ اسی طرح سُنّی اکثریت کے صوبوں اور شہروں میں بڑی تیزی سے شیعوں کو رشوت و لالچ دے کر اور تمام تر سرکاری سہولتیں مہیا کر کے لایا جاتا ہے اور اس طریقے سے سُنّی تشخص کو ختم کرنے کی ناپاک کوششیں کی جا رہی ہیں۔

(سازمان جہانی مجاہدین اہلِ سُنّت ، ایران)

پاکستان کے امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ تعلقات کی نوعیت

محترم! امریکہ کے ساتھ ہماری حکومتِ پاکستان کے تعلقات کی نوعیت اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی اور مختلف ایسے واقعات ہوتے رہتے اور ایسی خبریں سامنے آتی رہتی ہیں جن سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ہماری حکومت کس حد تک امریکی مفادات کے تابع ہوگئی ہے مثلاً ہمارے ملک کی سرزمین پر امریکی اڈے موجود ہونے کی متضاد خبریں، افغانستان کے مسئلہ پر امریکی پالیسی اور مفادات کے زیر اثر ہونا، ہماری بندرگاہوں پر امریکی ایٹمی جنگی بحری بیڑے کی آمد اور ساتھ یہ بات اُس وقت اور واضح ہو جاتی ہے جب امریکی حکومت امداد دینے کے لیے قانون میں خصوصی ترمیم کرتی ہے اور امریکی امداد میں اسرائیل کے بعد پاکستان کا نام نظر آتا ہے۔

میں اپنی ذمہ داری اور جذبۂ حب الوطنی کی بنا پر ایک اہم اور حساس خبر کی طرف اس امید پر کہ آپ مناسب اقدام کریں گے، (آپ کی) توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

ریڈیو اسرائیل مؤرخہ ۱۰ مارچ ۱۹۸۷ء کو اپنی رات کے ساڑھے آٹھ بجے کی نشریات میں یہ خبر نشر کرتا ہے کہ اسرائیل کی حکومت نے تردال کارپوریشن کے ذریعے سے ایک لاکھ ڈالر کی مالیت کا آرا (چیرنے کے اوزار) پاکستان کو ۱۹۸۶ء میں برآمد کیا ہے۔

یہ خبر ہر محبِّ وطن کو چونکا دینے کے لیے کافی ہونی چاہیئے۔ کیا ہماری حکومت اس حد تک امریکی مفادات کے تابع ہوگئی ہے کہ اُس کی خوشنودی کے لیے بیت المقدس کے غاصب اور فلسطینی مسلمانوں کے قاتل خون آشام وحشی درندے کے ساتھ خفیہ اقتصادی تعلقات قائم کر چکی ہے۔ اگر (واقعی) ایسا ہے تو یہ سراسر سارے ملک کے عوام کے ساتھ غداری ہے۔ ہماری حکومت کو کسی کیمپ ڈیوڈ جیسے ناپاک سمجھوتے میں شریک نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔ آپ ایک ذمہ دار اور محبِّ وطن ہونے کی حیثیت سے اس مسئلہ پر آواز اٹھائیں اور اس مسئلے کی کھلم کھلا تحقیق ہونی چاہیئے اور اسرائیل کے ساتھ تعلقات قائم کرنے والے افراد کا محاسبہ ہونا چاہیئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ ۲۱ خبر کے بارے میں واضح اعلان کرے، اور اسلام و مسلمانوں سے غداری کرنے والوں کو سرِ عام سزا دینی چاہیئے۔